ایک روز امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام گریہ کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا انا للہ وانا الیہ راجعون رسولِ خداؐ نے فرمایا اے علیؑ کیوں رو رہے ہو۔

عرض کیا یا رسول اللہؐ میری والدہ وفات پا گئی ہیں یہ سن کر جنابِ رسولِؐ خدا نے گریہ کیا اور فرمایا اے علیؑ اگر وہ تمہاری ماں تھیں تو میری بھی ماں تھیں۔ میرا عمامہ لے لو اور اُس کا پیراہن بناؤ اور انہیں اُسی میں کفن دو اور عورتوں سے کہو کہ انہیں غسل دیں اور اُس وقت تک باہر نہ لائیں جب تک میں نہ آ جاؤں اور باقی اعمال انجام نہ دے لوں۔

جنابِ رسولؐ خدا ایک ساعت کے بعد تشریف لائے، اُنکی میت اُٹھائی اور جنازہ پڑھانے تشریف لے گئے بی بی کا جنازہ اِسطرح سے پڑھایا گیا کہ کسی اور کے جنازے کو اِس طرح

پڑھاتے نہیں دیکھا گیا آپ کے جنازے پر چالیس تکبیریں کہی گئیں. پھر جنابِ رسولؐ خدا آپؑ کی قبر میں اترے اور اُسکی کشادگی کا تعین فرمایا اور جناب امیرؑ اور امام حسنؑ کو بھی قبر کے اندر بلایا پھر اِس عمل سے فارغ ہو کر جناب امیر المومنین علیؑ اور امام حسنؑ کو فرمایا وہ قبر سے باہر تشریف لے جائیں. پھر بی بیؑ کو قبر کے اندر اتارا اور اُن کے سرہانے کھڑے ہو کر فرمایا اے فاطمہؑ میں محمدؐ اور اولادِ آدم کا سردار ہوں جب فرشتے (منکر نکیر) آئیں اور آپ سے پوچھیں کہ آپ کا پروردگار کون ہے تو فرمایئے گا خدا میرا پروردگار ہے پھر فرمایئے گا محمدؐ میرا رسولؐ اور اسلام میرا دین ہے، پھر فرمایئے گا میرا بیٹا میرا ولی اور امام ہے پھر آپؐ نے فرمایا اے خدا فاطمہؑ کو قولِ حق پر قائم رکھ پھر جنابِ رسولؐ خدا قبر سے باہر تشریف لائے اور چند مٹھی خاک آپؑ کی قبر پر ڈالی جب قبر پر مٹی ڈال دی گئی تو آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اُس مٹی کو برابر کیا اور دبایا۔ یہ دیکھ کر عمار یاسر آگے بڑھے اور عرض کیا یا رسولؐ اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا وجہ ہے کہ جس طرح یہ نماز جنازہ پڑھائی گئی ہے کسی اور کی نہیں پڑھائی گئی، جنابِ رسولؐ خدا نے فرمایا اے یقظان وہ اسی لائق تھیں۔ ابو طالب کثیر العیال تھے، یہ فاطمہؑ دوسرے بچوں کا کم اور میرا خیال زیادہ رکھا کرتی تھیں وہ اُنہیں برھنہ رکھتیں اور مجھے لباس پہناتی تھیں. وہ مجھے عمدہ طریقے سے نہلاتیں اور اُن کی نسبت مجھے زیادہ صاف ستھرا رکھتی تھیں. عمار نے پوچھا آپ اِن (فاطمہؑ) کی قبر میں بے حس و حرکت اور خاموش کیوں لیٹ گئے تھے، آپ نے فرمایا اس لیے کہ لوگ روزِ قیامت برھنہ محشور ہوں گے اور میں نے خدا سے

اسرار کیا کہ اِنہیں ستر عورت میں محشور کیا جائے، مجھے قسم ہے اُس کی جس کہ قبضے میں میری جان ہے میں ابھی اِن کی قبر سے باہر بھی نہ آیا تھا کہ میں نے دیکھا کہ اِن کے سر کی سمت نور کے دو چراغ روشن ہیں دو چراغ اُن کے پہلو میں ہیں اور دو چراغ اُن کے قدموں کی طرف روشن ہیں اور دو فرشتوں کو اِن کی قبر پر موکل کیا گیا ہے کہ روزِ قیامت تک اُن کی مغفرت طلب کرتے رہیں۔

(امالی، شیخ صدوق)